کشف الاخبار حاکاشف الاسرار

لوح مع خستہ اکرم ہے
ہون سمجھے ہر ایک سکو عزیز

عسرت افزا یہ واقف غم ہے
کشف الاخبار جان عالم ہے

N21 The Bombay Kushful Akhbar 20

جلد ۲ مورخہ ۱۰ شہر ربیع الثانی ۱۲۹۱ھ ہجری مطابق ۲۸ مئی ۱۸۷۴ء روز پنجشنبہ باہتمام کمترین منشی محمد امان علی لکھنوی چھپا — نمبر ۲۱

اشتہار

اشتہار اس اخبار کاشف الاسرار سوا سر ہفتہ کے پنجشنبہ کو چھپتے ہین ایک بارہ سطور ہی
خبر تازہ بابت کا التزام تا مقدور ہے یعنی سوا کے تجربہ اخبارات مطابقت آیات انگریزی اور
دوسری سمت کے کلام اخبار بیا تحقیق کا نام نہین کی گئی ہوا در صنعت زبان بیان اپنا کام نہین
دیگر دوستی ہم کو سچ لکھنے سے باز رکھینگے جو سچ اور تحقیق ہو کا اظہار کرینگے قیمت ابل
ماہوار پیشگی ایک روپیہ ماہ بماہ سوار ہر سبالیانہ پیشگی بارہ روپے مابعد سال پندرہ
اور باہر کیواسطے پیشگی ششماہی مع محصول ڈاک سات روپیہ مابعد دس روپے سالیانہ
پیشگی ہمراہ درخواست مع محصول ہو تیرہ روپے مابعد چھبیس روپے اور اگر میرون
پیشگی سالیانہ سوا پندرہ روپے مابعد تیس روپے اور مابعد ہر دوسرا سال کرین تو سالانہ
روپیہ دینا پڑیگا قیمت پیشگی کا ہمراہ درخواست اخبار کے مرحمت فرمائین اس سے زیادہ
ایک مہینے کی میں جو اسکے بعد شرح مابعد محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی یا تین ماہ
ارسال فرمایئن اگر ہنڈوی غیر ممکن ہو تو ٹکٹ ہمراہ رجسٹری کے عنایت کرین بغیر جو
پہنچنے مین شک ہے مگر جسقدر ٹکٹ ہون اونکو فروخت کرنیکا حق ہماوا فی روپیہ ایک
زیادہ دیوین کیونکہ ایک روپیہ کا ٹکٹ پندرہ آنہ کو بکتا ہے صاحب لیا ذرا انکے
متعدد اخبار بھی لینگے قیمت سال کی برابر مین ہو سکے کہ پیشگی کا روپیہ پہنچنے کا حکم جب ارسال
موقوف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہو ادا کرے جب تک قیمت ادا نہ ہوگی باوجود عدم ارسال
ماہواری انکے ذمہ واجب الادا ہوگی متفرق ایک اخبار کی قیمت ۵ اشتہاری سطر ۲
ہر سطر زیادہ مطلب یکتائی عام کا اظہار فی سطر ۸ سر لیا جائیگا

کشف الاخبار بمبئی

بیشہ ہے دستور ہے

مشہور ہے کہ جو کوئی اپنے کام متعلقہ کو کوشش کیساتھ سر انجام پہنچاتا
ہے نیکنامی اور خاصہ وظاہری کا مزہ اوٹھاتا ہے چنانچہ معلوم ہوا کہ سیٹھ حاجی
زکریا حاجی گل محمد نامی کسی بیوپاری نے ہفتہ گذشتہ میں پچیس ہزار روپیہ صاحب
کمشنر پولیس بمبئی کے پاس اس غرض سے بھیجے تھے کہ پولیس کی افسر نامدار سید ذی
وقار میر اکبر علی صوبیدار خان بہادر اور اون کے خفیہ سپاہیون کو کوشش نیک
اور کام عمدہ کے صلہ مین تقسیم کر دیوین سبب اوسکا یہ ہے کہ تاریخ ۲۴ دسمبر
۱۸۷۳ کو حاجی موصوف کے پانچ ہزار تین سو روپیہ کی چوری ہو گئی تھی کسی نوکر
نمک حرام کی سے یہ کام ہونے کی تھی پولیس مین خبر ہونے سے علمدار نامدار خان بہادر
صاحب نے کہ پولیس کے ایسے کامون گرفتاری چور اور حصول مال تلاش چوری
وغیرہ کے بہت مشکل کامون کے انتظام اور بندوبست مین نہایت نیکنام
ہین اور اون کے سپاہیون نے اپنی تدبیر نیک اور پیروی عمدہ سے چورون کو
گرفتار کیا اون کے ساتھ سات آدمی تھے سب کو حاضر لائے چار آدمیون کو دو دو
برس اور تین نفر کو تین برس تک قید شدید کی سزا ہوئی

دیوانے کتے

ان دنون اس شہر بمبئی مین جنگلی دیوانے کتون کے کاٹنے کا بہت شور شار ہے
سگون کی شرارت سے ہر طرف پکار ہے پولیس نے اون موذیون کے مارنیکا
حکم دیا ہے اس سبب سے محلہ گرگاون کے سمت پوریاں کی طرف ۱۹ کتے مارے

گئے سنگ پرستون کو بڑا رنج ہوا ہوگا مگر کیا کرین دیکھا کئے

دریا مین ڈاکہ زنی

خبر مشہور ہے جو ہمارے اخبار مین سطور ہے کہ بندرگاہ بمبئی سے ایک دیسی جہاز نقدی سے بھرا ہوا گومنتانی کو روانہ ہوا تھا اثنائے راہ مین بڑے دریا کے اندر ایک کشتی جسکو مچھوا کہتے ہین بلوچی ڈاکہ زنون کی مثل آفت ناگہان کے دفعتہً آن پہنچی ڈاکوؤن نے جہاز کو پکڑ لیا اور اوپر چڑھ گئے معلم اور ناخدا اور خلاصیون وغیرہ کو باندھ کر جہاز پر باندھ دیا اور سب خزانہ اپنے مچھوا مین بھر کر چلے گئے خلاصیون وغیرہ کی مشکین بند ہونے سے جہاز مثل مطلق العنان ہوگیا خلاف راہ چلنے لگا اتنے مین ایک اگبوٹ جو کنارہ کے بندرگاہون مین روانہ ہوتی جاتی تھی اوس نے اوس جہاز کو خلاف راہ دیکھ کر معلوم کیا کہ اوس پر کچھ حادثہ ضرور گذرا ہے تب اگبوٹ والے جہاز کے پاس چلے گئے دریافت حال ہونے پر مشکین سب کی کھول دیں بعد ازان اگبوٹ نے ڈاکہ زنون کا تعاقب کر کے سب ڈاکہ زنون کو گرفتار کر لیا اب اون کی تحقیقات ہونیوالی ہے

ٹائمس آف انڈیا

پارسیون کی بدگمانی

یہ ایک نقل مشہور ہے زبان زد ہر یک و دور ہے کہ چیونٹی کے جب پر نکلتے ہین تو اوسکی تباہی آتی ہے بربادی صورت دکھاتی ہے اسی طرح سے جب کسی شخص یا قوم کے ادبار اور تنزل کا دن آتا ہے تو اوسکی عقل پر غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے بہت دور کی سوجھتی ہے اور خیالات اوسکے ایسے ہوتے ہین کہ جسکے مطابق عمل اور تدبیر کرنے سے اوسی کو خود بامید نفع اولٹا نقصان اوٹھانا پڑتا ہے اور جسوقت کسی قوم کو دوسرے قوم کی طرف سے حسد پیدا ہو جاتا ہے تو اوس سے بھی اوس قوم جاہل کے خیالات اور اقوال و افعال ایسے ہو جاتے ہین کہ بات بات مین وہ اپنی عداوت اور حسد کو ظاہر کرتے ہین اور حسد کے مارے اپنے زعم مین اوس قوم ثانی کو ہر طرح سے بدنام کرنا اور نقصان پہنچانا چاہتے ہین مگر ایسا کرنے سے اون کو کچھ حاصل ہرگز نہین ہوتا ہے اپنی حسد کا خود آپ ہی خمیازہ اوٹھانا پڑتا ہے اور آپ ہی اپنے دل مین جل جل کر پیچ و تاب کھایا کرتے ہین چنانچہ آجکل مصداق اس مثال کے بمبئی کے پارسی ہو رہے ہین کہ اپنی مغروری اور خیال فاسد سے مسلمانون کے دشمن جانی بن کر نہایت حسد اور بغض پر کمر باندھی ہین چونکہ اس قوم پارسی کو زمانہ قدیم سے مسلمانون کی طرف سے حسد اور عداوت قلبی چلی آتی ہے اور ابھی بمبئی کے چند چھوٹے درجہ کے بدوضع اور مفسد مسلمانون کے ساتھ فساد ہو گیا ہے کہ جس فساد کے بانی مبانی بھی خود پارسی ہین اوس پر بھی تمام مسلمانون کے دشمن بن گئے ہین اور یہہ کچھ بمبئی ہی کے مسلمانون سے نہین بلکہ تمام دنیا کے مسلمانون کو نظر بد سے دیکھتے ہین اور منہہ سے کلمات بد کہتے ہین سراسر حسد و کینہ ظاہر کرتے ہین ناحق کی تہمتین اور بہتان کی بندشین بنا کے آمادہ فساد ہو کر در پئے بدخواہی اور ایذا رسانی ہو رہے ہین کچھ بھی اون سے نہین ہو سکتا ہے کیونکہ مسلمانون نے حکم سرکار کی اطاعت مین صبر اور خاموشی اختیار کی ہے لیکن یہ سرکش لوگ اتفاق قوم کی مغروری اور روپیہ کے زور سے رفتار نالایق سے باز نہین آتے ہین بالفعل ایک نیا بہتان تیار کر کے خبر اوڑائی ہے کہ مقام ستارہ مین پارسیون کا دخمہ ہے یعنے مردون کو جانورون کے کھلانیکی جگہ مین سے مردہ اوٹھانیکے دو ڈھانچے لوہے کے جسکو جنازہ کہتے ہین چوری ہو گئے اور دخمہ کے اندر جو کنوان ہوتا ہے اوس مین اون جانور خوردہ مردون کی ہڈیان پڑی ہوتی ہین وہان سے اون ہڈیون کو کسی نے نکال کر باہر پھینک دیا اسواسطے وہان کے پارسیون نے ستارہ کے پولس مین فریاد کر کے ظاہر کیا ہے کہ یہہ کام مسلمانون نے کیا ہے لوہے کا جنازہ بھی مسلمانون نے چرایا ہے اور ہمارے مردون کی ہڈیان بھی نکال کر باہر ڈال دی ہین پھر اوس

مجرم کی تلاش کرتے ہین یا بس افواہ کو سنکر بمبئی کے پارسی اور زیادہ جوش ہین
اگر اس سڑی ہوئی متعفن اور پوچ بات کو خوب نمک مرچ لگا کر چاکر رہے ہین
بلکہ راست گفتار اخبار کے پارسی صاحب ہمارے دوست نے اپنی کمال عقلمندی سے
ایک بڑی چھان بین کر کے یہہ ایسا لکھا ہے کہ ایک بڈی کا ڈہانچہ دو دن ہوئے ایک بڑے
عزت دار پارسی ڈپوٹی کلکٹر کا ہے گو کہ اون ہڈیون کو کوئی ادنہین کا مردار
خور جانور اوٹھا لایا ہو یا کسی لیسیرے یا دوسرے مردار پسند نے ڈال دیا ہو مگر بغیر
دریافت حال کے مسلمانون پر بدگمانی کرتے ہین *

کشف الاخبار

اب جای غور اور مقام انصاف ہے کہ پارسیون نے یہہ ایک نیا بہتان اور تازہ
طوفان باندھا ہے اوس دخمہ مین جہان مردون کی لاشین ہین اور تعفن سے
دماغ پراگندہ ہو جاوے مسلمانون کا جانا اور ہڈیون کا نکال لانا اور لوہے کا
سڑا ہوا جنازہ کہ جسکو کوئی نہ پوچھے چرا لانا کیا فایدہ اور کونسی خوبی رکہتا
تھا سو یہی تھی یہہ بات عقل مین ہرگز نہین آسکتی ہے اول تو وہ دخمہ ایسی جگہہ
نہین کہ جسکے اندر کوئی جا سکے وہ ایک کشادہ منہہ کا کنوان سا غار عمیق ہوتا
ہے جسکے درمیان مین لوہے کی جالی خانہ دار لگی رہتی ہے اور اوپر کے نصف
حصہ کی دیوارون مین ہر طرف پھیلنے اور ڈھالو طرح کے طاق بنے ہوتے ہین
اور سیے منہہ اوسکا ایسا ہوتا ہے کہ ڈھلاو کے باعث کوئی جانور بہی باہر سے
اندر یا اندر سے باہر کو آنہ جانہ نہین سکتا ایک سیڑہی اوس لوہے کی جالی
سے منہہ تلک ہوتی ہے جب مردہ لیجاتے ہین تو وہان کے موبد مردہ رکہنے والے
جو اوسی کام پر ہمیشہ مقرر ہین مردہ کو لیکر اوسی سیڑہی پر سے اندر اوتر کر طاق
مین رکھاتے ہین اون کے سوا اور دوسرا کوئی نہین جاتا جب وہ لوگ مردہ کو
رکہہ کے جاتے ہین رکہہ کر نکل آتے ہین تو نعوذ باللہ ۔ بہت سے مردار خور پرندے
وجو وہان آس پاس اطراف کے درختون پر اپنی خوراک کی

امید پر بیٹھے رہتے ہین اوس مردہ کے اوپر ٹوٹ پڑتے ہین پھر تو کیا کہنا
سیکڑون چونچین پڑنے لگتی ہین ایک آن کی آن مین تکہ بوٹی کر کے نوچ
کھاتے ہین کہین چیل نے جھپٹا مار کر کوئی بوٹی اٹھا لے جاتی کہین کوا نوچ لیگیا
جو کچہہ باسکا چونچ مین دبا لایا جب ہڈیان رہ جاتی ہین وہ اوس جالی
جگہہ سے گر کر جالی مین سے کوئیے کے اندر نیچے گر جاتی ہین یا نہین گرتی ہین
تو وہ موبد جو دخمہ کے محافظ گویا مردہ خانہ کے موکل فرشتے ہوتے ہین اون
باقی ماندہ ہڈیون کو طاق سے نیچے کوئے کی تہہ مین گرا دیتے ہین اب اوس
جگہہ کی خوبی کا خیال کرنا چاہئے کہ اگر کسی مکان کے کونے وغیرہ پوشیدہ جگہہ مین
کوئی چوہا وغیرہ مر کر سڑ جاتا ہے تو مارے تعفن کے تمام مکان مین بیٹھا نہین جاتا ہے
یا کسی گلی یا باہر میدان مین کوئی جانور مر کر سڑ جاتا ہے تو اودہر سے رستہ چلنا
مشکل ہوتا ہے تعفن سے سر پھٹ جاتا ہے اور جس کوئے مین سیکڑون مردون کے
پیٹ کی نجاست جو کرگدہ وغیرہ چونچین مار کر شکم پھاڑنے مین گراتے ہونگے
اور گوشت کے ٹکڑے اور ہڈیان وغیرہ سب جمع ہو کر سڑتی ہونگی اوسکی
تعفن اور غضب بدبو کیسا حال ہوتا ہوگا پس ایسی ہولناک اور گندیدہ و
منحوس جگہہ مین کہ جسکی تعفن سے انسان کا دماغ پراگندہ ہو جاوے بیماری شدید
سے جان پر نوبت آوے علاوہ اسکے ایسی جگہہ سے مسلمان نہایت نفرت کرتے
ہین اول تو اوسمین کوئی مسلمان نہین جا سکتا ہے کیونکہ کوئی مسلمان جا
جاوے اوس کوئے کی تہہ مین تو کوئی جانور تک نہین جا سکتا ہے یہ انسان
ہو کر کسطرح سے گئے اور ہڈیان نکال لانے دخمہ کے محافظ جن کے منہ مین دم
لوہر روز کے بھرنے سے مساوات ہو گئی ہے واسطے حفاظت کے موجود رہتے
ہین ایسا کونسا وقت فرصت مسلمانون کے جانے کا تھا یہہ بات خیال مین
ہرگز نہین آتی محض غلط اور جہوٹہ ناحق کا اتہام اور عداوت کا بہتان ہے

ورنکے سوا ستارہ کی بستی اکثر ہندوون کی ہی مسلمان بچارے بہت کم رہتے ہین اور وہ لوگ ایسے نہین ہین کہ ایسے خلاف کام کی جرات کرین بلکہ دیہات کے لوگ ایسے کامون کو نہایت معیوب اور خراب سمجھتے ہین اور وہ لوہے کا جنازہ جسمین فقط دو ڈنڈے اور چار پائے اور بیچ مین تیر کی چار پانچ پٹیان ہوتی ہین کس کام اور کس مصرف کا ہوتا ہی چار آنہ اوسکی قیمت بھی کوئی نہ پوچھے اور جو کوئی پھینکے بھی جاوے فوراً پہچان کر پکڑا جاوے اوس منحوس اور بدشگون چیز کو مسلمان لیکر کیا کرینگے یہ سب شرارت اور فریب کی بندش دی تحافظ دھرمہ کے کسی ہوبہ کا کام ہی کہ خود اوسکو چرا کر دشمنی سے مسلمانون کے بنام کرنیکو مشہور کیا ہی اور ہڈیان نکالنے مین مسلمانون کے نزدیک نجس چیز کا چھونا درست نہین پارسیون کے یہان کتا بہت عزیز ہی اوسکو بہت پرورش کرتے اور پیارا سمجھتے ہین جسکی محبت مین پیشتر خود سرکار سے باغی ہوکر بڑا فساد کیا تھا کوئی کتا پارسیون سے خفا ہوکر دخمہ مین گھس گیا ہوگا اور مردون کی ہڈیان اپنے اور اپنے ذات بھائی کتون کو کھلانے کیواسطے نکال لیا ہو یا کسی بے پیٹ کم وزن مردہ کا گوشت کھاتے وقت اعضا کا جز جدا ہوجانے سے گدہ اون ٹکڑون کو باہر اوٹھا لائے ہون گوشت سب کھاکر ہڈی خال وہی ہوگی یا کوون نے گدہون سے شکایت کی ہو کہ تم تو پارسیون کا گوشت ہر روز بھکتے ہو اور ہم محروم رہ جاتے ہین کبھی کوئی بچا کھچا تو بانٹ دو ہمکو ٹکڑا ہم سے بچا ہوا پاجاتے ہین اوسپر لوگ ہمارا ہی نام ناحق کو بدنام کرکے پارسیون کا گلا کیا کرتے ہین شاید یہ سنکر گدہون کے دل مین کچھ انصاف یا شرم آئی تو اوس سبب سے شاید گدہون نے کوون کو کھلانے کے واسطے کچھ اعضا دو ایک مردون کے توڑ کے لا دئے ہون گے کیونکہ اکثر گدہ بہت زبردست ہوتے ہین بیچارے مسلمان جو ایسی چیز کو ہاتھ لگانا نجس سمجھتے ہین کس طرح ہڈیان قربان مشغول کر نکالنے گئے اور خود حضار راقم راست گفتار کی پہچان اور تحریر کے موافق ڈپوٹی کلکٹر بڑے پارسی کے ہی بھی کچھ مگر کوشش کی تہ سے چن کر نکال لانے یہ کمال عداوت کا بہتان ہی اور نہایت تعجب یہ ہی کہ پارسی جو اپنے اپنے کو بڑا مہذب اور سب سے عمدہ قوم نہایت اشراف نیک چلن اپنے منہ سے ظاہر کرتے ہین اور اخبارون مین لکھتے ہین اوسپر ایسی بے غیرتی اور حماقت کرتے ہین ذرہ بھی شرم نہین آتی ہی بغیر گوشت کی سڑی ہوئی سیکڑون برسون مین سے ایک خاص آدمی کی ہڈی کسطرح پہچانی جا سکتی ہی کہان وہ زمانہ شرافت اور نیک رفتاری اور کہان یہ بے شرمی اور عداوت کہ فسانے ہونے کو مدت گذر گئی لیکن ابتک بھی اون کے دلون مین ولولہ شرارت کا بھرا ہوا ہی فتنہ انگیزی پر آمادہ ہین کیا انصاف جو مشہور ہی کہین چلا گیا کہ ایک آدمی سی قوم دوسری عظیم الشان اور بہی عالیخاندان اشراف قوم تابعدار سرکار کو ہر طرح کا بہتان لگا کر اسقدر ستاتی ہی اور فساد کی حق خبر کا نہ تا ہی کوئی منصف ذرا بھی خیال نہین کرتا ہی کمال حیرت ہی

ولیعہد صاحب ریاست ہندوا اور دیوان مدار المہام

اس بار مہتمم کشف الاخبار بمبئی کے اخبار کو ایک جندور ریاست کے ولیعہد صاحب بھی چند سال سے منظور فرماتے ہین اور اونکے دیوان مدار المہام صاحب بھی کچھ الطاف ظاہر کرتے تھے راقم بھی شکر گذار ہوا تھا اب بہت مہینون سے کچھ ایک خط اونکی خدمت مین ارسال ہوئے مگر جواب کچھ نہین آیا اسی سبب سے ہفتہ گذشتہ کے اخبار مین التماس عطائی قیمت سالانہ کے مضمون مین اونہین ولیعہد صاحب اور مدار المہام صاحب کو عدم رسی جواب و قیمت وغیرہ سے عاجز ہوکر بطور اطلاع کے تحریر کیا تھا کہ کیا ادائی شکریہ و تحریر خوبی کا صلہ یہی ہوتا ہی کہ عطائی معمولی اور جواب

توجہ کرین پس وہ مضمون مخصوص فقط ایک ہی ولیعہد راج اور اون ایک ہی
مدار المہام دیوان جی کی نام وہندی کے باب مین تحریر ہوا تھا لہذا التماس ہے کہ دست
بستہ ہی کہ کوئی دوسرے رئیسان نامدار اور ولیعہد صاحبان شمار و قطار اور
دوسرے صاحبان مدار المہام ذوی احترام کو جن کی سرکارون نامدار سے بلکہ کچھ
ایک صاحب ایسے قدردان ہین کہ خود اون کی بھی ذات خاص سے علاوہ
عطای قیمت سالیانہ کے نیازمندگی بہت پرورش اور مطبع کی امداد ہوتی ہین
وہ کوئی صاحب اوس تحریر کا خیال نفرماوین کہ وہ نیکنامی نام وہندی ایک صاحب کی
ہے کہ جزوی قیمت اخبار کیواسطے جران کرین مطبع مین کوئی جرانہ نہین ہے کہ جس سے
سال وسال خرچ اسکا کافی ہوا اسی موافق ایک رئیس صاحب نے اجرت
تحریر ایک مین زبان مبارک سے جوڑا سال بھر ہونے کو آیا مگر پاس کلام کا
خیال اب تک نہ آیا اسواسطے جو سنتے تھے اور دیکھتے ہین کہ امیر و رئیس کی فقط
زبان کا فرمانا پتھر کی لکیر ہو جاتا ہے مگر نہین معلوم وہ صاحب ایسے عالیجناب
صادق الزبان امیرون سے علیحدہ ہین یا کہ وہ طریقہ اختیار فرمایا ہے جیسا
کہ ایک شاعر نے ایک امیر صاحب کی تعریف کر کے خوش کیا اور امیر صاحب نے
شاعر کو وعدہ انعام کا زبان سے کہکر خوش کر دیا مگر وہ امیر بھی فقط زبانی
امیر مین اس تحریر سے کوئی دوسرے پرورش فرما جو بیس بیس اور پندرہ پندرہ
برس سے اپنے ارشاد فیض بنیاد اور زبان الہام بیان کے فرمانے کے موجب ہر طرح
سے پرورش خیرخواہ اور امداد مطبع فرما رہے ہین خیال نفرماوین کہ احقر کو دلی دعا گو
اور شکر گذار خیرخواہ فرمان بردار سمجھین وہ دونون صاحب دوسرے ہین

گوالیر کے مہاراجہ سیندھیا کی نیکنامی بروایت خبر

مشہور عام ہے نیکنامی عمدہ کا کلام ہے خبر لکھنو سے مذکور ہے صحایف اخبار مین
ہے کہ مہاراجہ سیندھیا والی گوالیر معہ صاحبین خاص اور
اور کچھ ملازمین سپاہی وغیرہ شہر لکھنو کے اشتیاق مین آئے
سابق مین ایک کسبی چندر جالا بہت خوبصورت و مشہور دوران کی دوشیزہ
تھی وہ لڑکی ہی اون کے گھر مین جنی تھی مگر کچھ نا اتفاقی ہونے سے مہاراجہ کو چھوڑ کر
لکھنو مین چلی آئی تھی وہان ایک سوزا ور صاحب معقدو مسلمان منشی فضل
حسین کے ساتھ آشنائی کر کے مسلمان ہو گئی اور اون کے ساتھ نکاح کر
لیا کعبہ شریف جا کر حج کر آئی ہے اسوقت سات چودہ ہون کی بات پر جس
سامنے آئی ہے مہاراجہ کو اوسکا حال لکھنو مین پہنچا اور شوہر دار ہونیکا سن
چکے تھے یا دریافت کرنے سے معلوم ہوا ہو شہر مین پہنچتے ہی معشوقہ قدیم
یاد آئی طبیعت بیقرار ہوئی عشق نے نیرنگی دکھائی اول کسی تدبیر اور ذریعہ
پیام سے تمنای ملاقات اور خواہش دلی کا اظہار ہوا اودھر سے فعل حرام پر
صدای لاحول آئی ساتھ نفرت کے انکار ہوا پھر تو جذبہ شوق کا کیا کہنا
طالب کا اشتیاق اور مطلوب کا انکار غضب دکھاتا ہے بادشاہ بھی
ہو تو تاج سلطنت پھینک کر کوچہ جانان کا گدا اور دیوانہ بنجاتا ہے مرتبہ غیرت
اور خیال عظمت سب بھول جاتا ہے آنکھون مین تیسو پھول جاتا ہے
مقام عشق مین شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے زلیخا بر گلی کوچے مین بے توقیر
پھرتی ہے محبوبہ کے اوس انکار صاف سے تو مہاراجہ کی حالت تباہ ایسی ہوئی
کہ شرم شوکت ریاست اور خیال عزت عقل اور تمیز فہم و فراست سب کچھ
بھولے زنجیر زلف پیچدار کے گرفتار ہوئے ہمارے خاص خبرون آمد شہر کے سواے
لیزنٹ کی تحریر موافق بذات خود کوچہ یار کی خاک بوسی کو تیار ہوئے چند
سپاہی وغیرہ ساتھ لیکر متصل مکان راحت جان کے جا پہنچے عقل غیرت تو
سر کار عشق کی ضبطی مین جا چکی تھی خام خیال و زینت ریاست سے ملک
غیر مکان معشوقہ مقام عالت سلطانی کا خیال بھی نہ کیا کمال خلل رنگ آگئی

سپاہیون نے ایک ذی عزت کے گھر مین گھس دیا اور جبراً اوس عورت کو باہر نکلوایا زبردستی سے اپنے گھر لیجانیکا ارادہ ناز یبا ٹھہرایا چونکہ وہ مکان ذی عزت کا تھا شور ہونے سے پولس سرکاری کی دوڑ فی الفور آپہنچی مگر در عظیم ہونے مین توقف ہوگیا اہالیان پولس نے عورت کو چھڑا کر اوسکے گھر مین کر دیا اور مہاراجہ نامور کو فرودگاہ مین بخیریت پہنچا دیا اوسی وقت اوس عورت کے شوہر نے فریاد کرنے سے آدمیون کی گرفتاری کا وارنٹ لیکر عملدار اور سپاہی پولس کے موجود ہوئے مکان فرودگاہ مہاراجہ کی تلاشی لی گئی لیکن اون آدمیون کو فوراً بھگا دیا تھا دستیاب ہوئے اب بیان طول محض فضول اوسی وقت صاحب کمشنر بہادر لکھنو کا مہاراجہ صاحب کو حکم پہنچا کہ خاص ہے آپ اس شہر سے چلے جاوین اسکے صبح کو عالت نامعلوم بغیر سلامی وغیرہ کے بڑی ناموری کے ساتھ چلے گئے اور یہ خبر بذریعہ تار برقی نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت عالی مین بھیجی گئی اور سپریم گورنمنٹ تک بھی پہنچی

کشف الاخبار ہکو اس خبر سے بہت افسوس ہوا کہ ایسے نامور اور ذی رتبہ مہاراجہ سے یہ حرکت ناز یبا کیونکر سرزد ہوئی اگر مہاراجہ کے خود وہان جانیکی خبر درست ہے تو لندن تک کمال بدنامی اور سبکی ہونیکی بات ہے سبحان اللہ کیا ناموری ہوئی اور زیادہ ہونا باقی ہے

اطلاع

انسپکٹر صاحب خاندیس ضلع کے ایک انسپکٹر صاحب پولس نے بڑی کرم گری سے ادای قیمت اخبار کیواسطے حساب مانگا تھا فوراً بھیجا گیا لیکن اوس گرمی کو ساتھ سردی کے بدل کر بیٹھ رہے نہ قیمت آئی نہ جواب ہمکو کمال تعجب ہے اتنے روپیہ کیواسطے تامل کرنا اون کے عہدے کی عزت اور حیثیت سے بعید ہے مہربانی کر کے عنایت کرین کہ ہم شکر گذار ہون جواب سے محروم ہو کر لاچار بذریعہ اخبار اطلاع کیا ہے کہ شاید خط کوئی خبر خواہ نہ کھلتا ہوا امید کہ دوبارہ تحریر کرنے پڑے سے بیکریا کا ہے دشوار نیت ہ ایک ہفتہ انتظار

بغداد شریف مین طغیانی سے

نقصان عظیم سانحہ ہوشربا ہے حادثہ تاسف فزا ہے الحال اگبورٹ پیسل کے ساتھ دارالخلافہ استنبول آستانہ علیہ سلطانی کا اخبار جوایب رقومہ تاریخ ۲۰ بیسوین ربیع الاول ہمارے پاس آیا اسکے معاینہ سے خبر وحشت اثر مندرجہ ذیل شہر بغداد مین دریای دجلہ کی طغیانی اور کثرت بارش و شدت ہوای طوفانی سے جان و مال کا نقصان ہونا دریافت ہونے سے کمال افسوس ہوا صاحب اخبار موصوف حوالہ قلم فرماتے ہین کہ ماہ ربیع الاول مین ایک ہفتہ کے پیشتر شہر بغداد مین بارش اور ہوا کی اسقدر شدت ہوئی کہ دریای دجلہ جوش زن ہوکر بڑی طغیانی پر آیا جس سے طوفان نوح کا ظاہر سامان ہوا یہ حال دیکھ اہالیان شہر کا حال پریشان ہوا ایک عرصہ قلیل چشم زدن مین سولہ میل کے فاصلے تک دریا کا پانی پھیل گیا دریا کے جوش اور بارش کی کثرت سے شہر مین بہت زور و شور کی بہیا آئی بازار کی تمام دوکانون اور مکانون مین پانی بھر گیا بازار اور شہر کی آمد و رفت کا رستہ بند ہوگیا اوس پانی بارش اور دجلہ کی ریل مین ہوا کی وہ شدت ہوئی کہ باد عاد اور ہوای ثمود کی صورت آنکھون مین پھر گئی اوس مین بادل کی کڑک اور بجلی کی چمک اسقدر خوف کی دہشت بار تھی کہ تمام اہل شہر ڈرتے تھے ہر ایک کی زبان سے صدای الامان کی پکار تھی کڑکڑاہٹ بجلی کے صدمون اور ہوا کے جھکورون سے بہت سے مکانات گر کر مسمار ہوگئے اور بہت سے آدمی مکانون کے نیچے دب کر مر گئے اس طوفان بارش اور طغیانی دجلہ کا حال دیکھ کر وہان کے باشندے مسن اور نہایت ضعیف لوگ ایسا بیان کرتے تھے کہ اسطرح کا صدمہ طوفان اور نقصان مال و جان ہم نے کبھی نہین دیکھا اور کسی سے سنا بھی نہین تھا:

سانحہ عجیب و واقعہ پرملال ع سننے کا حال

روسی اخبار مسبوق الذکر مین ذیل اخبارات خاص بلدۂ قسطنطنیہ کی تحریر ہے کہ ایک شخص کابران روم سے مسمّی دیمتریاکی ارستارخی بک سفارت والی کریہ مکان پر حضرت دولتلو صفوت باشا کے اوترا ہوا تھا وہ یہ شخص بڑا معزز تھا اور روم کے امیرون مین سے تھا ایک روز ایک آدمی بصورت لباس ترک مکان پر باشا موصوف کے آیا اور خادم سے پوچھا کہ دیمتریاکی بک یہان ہین خادم نے کہا ہان یہین رہتے ہین لیکن اسوقت وہ واسطے ملاقات اپنے دوستون کے مقام بوغاز مین گئے ہین تب اوس آدمی نے ایک صندوقچہ اور ایک چٹھی اوس خادم کو دی اور کہا کہ جسوقت دیمتریاکی بک اوین تو اونکو یہ خط اور صندوقچہ دیدینا یہ خط سلطان کی طرف سے اونکے نام آیا ہے اور یہ صندوقچہ بھی سلطان نے بھیجا ہے اوسمین دو سو لیرہ کا سکہ ہے یعنے دو سو درہم ہین کیونکہ سلطان کو معلوم ہوا تھا کہ دیمتریاکی بک کو حاجت درپیش ہے اسلیئے اونکے خرچ کیواسطے بھیجا ہے خادم نے خط اور صندوق لے لیا جب دیمتریاکی بک مکان مین آئے تو اونکے حوالہ کر دیا اونہون نے صندوقچہ لیکر جیون ہین کھولا تو اوسمین سے یکایک ایک اواز بندوق کی سی ہوکر باروت کا شعلہ نکلا جس سے دیمتریاکی بک کی آنکھون مین صدمہ پہنچا اور شعلہ باروت سے دونون ہاتھ اونکے جل گئے بیہوش ہوکر گر پڑے اور جس مکان مین وہ بیٹھے تھے وہ تمام اوس صدمہ سے لرز گیا اور دہوین سے بھر گیا اور دروازون اور دریچون کے تختہ شق ہوگئے یہ سانحہ سنتے ہی دولتلو صفوت باشا معہ خادمان فورًا وہان آپہنچے اور آگ جو فرش وغیرہ مین لگی تھی بجھائے اور دیمتریاکی بک کو زمین سے اوٹھاکر علاج و تدارک کیا جب ہوش مین آئے بعد اوسکے ایک طبیب کو بلواکر علاج اونکا شروع کیا آنکھون مین جو صدمہ پہونچا اوس سے بڑا خوف ہے کہ شاید بصارت جاتی رہیگی اس حادثہ سے سب کو بڑا تعجب ہوا مگر معلوم ہوا کہ وہ کون آدمی تھا اور کسنے انکے لئے صندوقچہ باروت کا بھرا ہوا اونکے مارنے کی تدبیر کرکے بھیجا تلاش ہو رہی ہے اور یہہ شخص دیمتریاکی بک جب کریت مین تھی تو وہان مشہور تھے کہ روم اٹلی کی طرف سے یہہ بڑا تعصب رکھتے ہین اس سے گمان ہوتا ہے کہ یہہ صندوق روم سے اونکے کسی دشمن نے بھجوایا ہوگا واللہ اعلم

النصیحۃ للاحتراز عن الفضیحۃ

صاحب اخبار آثار الاسعاد حوالۂ قلم فرماتے ہین کہ ہمارے نزدیک حلم و بردباری اون حضرات کی قابل تعریف ہے جو حضرات براہ مہربانی صحایف اخبار جاری فرماتے ہین اور بمفاد فحملها الانسان انه کان ظلومًا جهولًا سالہا سال تک قیمت کا بار اوٹھاتے ہین تقاضای سخت و شدید بصبر و چشم قبول فرماتے ہین چنانچہ بالفعل بعض اخبار نویسون نے لکھا ہے کہ اگر اب قیمت ادا نہوگی تو بذریعہ نالش وصول کرینگے شاید ایسی خطابات کو عام ہونے سے اپنی طرف متوجہ نہین سمجھتے قیمت کے ادا کی ذرا فکر نہین کرتے ہمکو اندیشہ ہے کہ ایسا نہو کہ کوئی اخبار نویس تنگ آکر جس طرح سے کہ رسید زر قیمت مین نام نامی خریداران و مقام سکونت اور عہدہ درج کرتے ہین اسی طرح تقاضے مین بھی بشرح اسمای سامیہ باقی داران مع سکونت اور عہدہ اور تعداد زر باقی ماندہ درج اخبار کرین کہ فلان شخص فلان مقام کے رہنے والے اور فلان علاقہ کے متعلقہ دار یا میرزادہ ہین اون سے اسقدر قیمت چاہئے لہذا گستاخانہ اون کی خدمت بابرکت مین التماس ہے کہ قیمت ارسال کرکے مطبع کو ممنون فرماوین تو کیسی تفضیح اور ہتک ستر ہو جاوے اور اقران و امثال مین بدنامی کا ثمرہ ہاتھ آئے سے بر سود الاطلاع باشد و بس کشف الاخبار [illegible]

انظار اہل معارف کی یہہ عمدہ تحریر تاثیر پذیر ہو باقی دار صاحبان ذی رتبہ کو خیال آنے کہ قیمت اخبار دے والین اور علاقہ لکھنو کے تعلقدار صاحب بھی اس تحریر پر توجہ فرماکر اخبار نویس کو شکر گذار بنائین یہہ راقم نیاز مند بھی کمال الحاح التماس کرتا ہے کمال افسوس ہے کہ ایسے معزز لوگ اسپر بھی خیال نکرین اب انتظار اور لحاظ وغیرہ سب حد سے گذر گیا:

معجزہ

با آل نبی ہر کہ در افتاد بر افتاد

بالفعل سنا گیا ہے کہ کسی شخص نے ایک مرد مزدوری پیشہ کو ایک تعزیہ اور مصارف رفن دیکر کہا کہ اس شبیہ ضریح مظلوم کربلا کو کمال احتیاط لیجاکر کسی کربلا مین دفن کردے اس نے دین پر طمع دنیای دلی نے غلبہ کیا اوس نے اوس تعزیہ کو لیجاکر اپنے مکان مین رکھ چھوڑا اور تربتین اوسکی صحن خانہ مین دفن کردین اور زر مصارف کو اپنے مصرف خانگی مین صرف کیا اتفاقاً دوسرے روز وہ شخص اس سرای فانی سے سفر کر گیا اسکے زوجہ کے دل مین اس امر کے معاینہ سے آتش غضب شعلہ ور ہوئی اور کہنے لگی کہ مین اس تعزیہ کو جلا دونگی کہ یہی سبب ہلاکت میرے شوہر کا ہوا اور مرتکب اس فعل شنیع کی ہوئی دوسرے روز وہ بھی واصل جہنم ہوئی لوح محفوظ

جمون

اخبار نور افشان کی مطالعہ سے منکشف ہوا کہ عدالت جمون مین چند خونی گرفتار ہوکر آتے ہین ایک خونی منجملہ اون کے ایسا ہے کہ جسنے ۲۰ خون کیئے ہین یہہ ایک ٹھاکر دروازہ مین رہا کرتا تھا جب رات کو مسافر وہان ٹہرتے تھے تو جسکو دیکہہ بہال لیتا تھا جسکو مار ڈالا اوسکو موقع پاکر قتل کر ڈالا مال و اسباب اسکا لوٹ لیا اور لاش کو اندر ہی اندر مکان کے دفن کردیا غرض اسیطرح اوسنے آج تک بیس خون کئے بموجب مثل مشہور سو دن چور کے تو ایکدن شاہ کا یہہ راز فاش ہوگیا وہ مجرم گرفتار ہوکر عدالت مین آیا اب عدالت جمون سے یہہ حکم صادر ہوا ہے کہ اسکا ہاتھ پاؤں بہر گوشت ہر روز بدن سے کاٹا جائے اور کتون کو کہلایا جاوے اسیطرح کل بدن اسکا کتون کو کہلایا جاے اگر یہہ بات راست ہے اور ہمارے کارسپانڈنٹ نے تحقیق کرکے لکہا ہے تو یہہ حکم عجیب حکم ہے لوح محفوظ

پنجاب

نہایت افسوس کیساتھ لکہا جاتا ہے کہ ماہ گذشتہ مین اضلاع پنجاب مین چیچک کی بیماری سے تین سو ایک آدمی ضائع ہوئے اور اموات یہہ بیماری اضلاع مذکور مین بقدر ذیل تہی کہ ایک ہفتہ مین ۲۰۳ نفر راہی ملک عدم ہوئے ہین خصوصاً دہلی کے طرف یہہ مرض شدت سے پہیلا ہوا ہے جس جگہہ سابق مین اموات کی تعداد ۵ تہے وہان اب ۹ تک ہے ابتلا مین ہیضہ کی ترقی ہے خصوصاً جگادہری مین تو اس مرض سے کئی آدمی مر چکے ہین وہان کے تحصیلدار نے لکہا ہے کہ ان دنون جو شادیان کثرت سے ہوتے ہین اور اون مین مٹہائی استعمال ہوتی ہے اوس مٹہائی کے کہانے سے یہہ مرض پیدا ہوتا ہے کیونکہ مٹہائی بنانے والے ایک قسم کا ست جو تانبے سے حاصل ہوتا ہے اپنی مٹہائی کو خوش رنگ بنانیکے لیئے ملا دیتے ہین حالانکہ یہی بنا مرض کی ہے منشور